

ضمیمہ الف: تاریخ وار پالیسی اعلانات

الف- 1 بینکاری پالیسی وضوابط گروپ

پالیسی فیصلہ	سرکرہ سرکریٹر نمبر	اعلان کی تاریخ
مختاطیہ ضوابط برائے کارپوریٹ / کمرشل بینکاری کا ضابطہ آر 6 پاکستان میں ریئل اسٹیٹ انوسٹمنٹ ٹرسٹ (آرای آئی ٹی) کو ترقی دینے کے لیے فیصلہ کیا گیا ہے کہ آرای آئی ٹی کی اکائیوں میں بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کی سرمایہ کاریوں کو بینکوں اور اسلامی بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کی ایکویٹی میں مجموعی سرمایہ کاریوں کی بالترتیب 30 فیصد اور 45 فیصد حد میں شائع کیا جائے گا، جنہیں کارپوریٹ / کمرشل بینکاری کے مختاطیہ ضوابط نمبر 6 میں بیان کیا گیا ہے۔	بی پی آر ڈی سرکریٹر نمبر 15	5 جولائی 2010ء
درجہ بندی کا استعمال - بازل دوم کا نفاذ یہ وضاحت کی گئی کہ کفایت سرمایہ کے مقاصد کے لیے باضابطہ درجہ بندی (Solicited Ratings) کی اصطلاح کا مطلب ایسی درجہ بندی ہوگا جسے درجہ بندی کرنے والے ادارے کی درخواست پر، درجہ بندی کرنے والے ادارے اور جس کی درجہ بندی کی جارہی ہے، ان دونوں کے درمیان ایک رسمی معاہدے کے تحت انجام دیا جائے۔ خطرہ بہ وزن مقاصد کا اہل ہونے کے لیے درجہ بندی کو ذیل میں دی گئی شرائط پر پورا اترنا ہوگا۔ i- ایجنسی کو ادارے کی درجہ بندی کے لیے درکار تمام ضروری معلومات تک رسائی حاصل ہے۔ ii- ایجنسی کو درجے متعین کرنے کا اختیار ہے۔ iii- اور جو درجے متعین کیے جائیں گے انہیں مستحکم کیا جائے گا۔ ریٹنگ ایجنسی اور درجہ بندی کرنے والے ادارے کے درمیان رسمی سمجھوتہ، جسے اوپر پوائنٹ 2 میں دیا گیا ہے، اس کا اطلاق اسٹیٹ بینک کی منظور شدہ عالمی ریٹنگ ایجنسیوں کی جانب سے کی جانے والی درجہ بندی پر نہیں ہوگا، تاہم اس درجہ بندی کو مستحکم کیا جانا چاہیے۔ بینک / ترقیاتی مالی اداروں کو فوری طور پر صرف منظور شدہ کریڈٹ کی جانچ کے بیرونی اداروں (ای سی اے آئیز) کی متعین کردہ باضابطہ درجہ بندی کو کفایت سرمایہ کے لیے استعمال کرنے کی اجازت ہوگی بشرطیکہ درجہ بندی ذیل میں دی گئی شرائط پر پورا اترتی ہو: الف- ای سی اے آئیز کو تمام درجہ بندیوں کو ان کی تاریخ کے ساتھ مستحکم کرنا چاہیے۔ ب- ریٹنگ ایجنسی نے گزشتہ پندرہ مہینوں کی درجہ بندی کا جائزہ لیا یا اس کا تعین کر چکی ہے۔ ج- بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کو چاہیے کہ ان کے پاس کفایت سرمایہ کے درست تناسب کی رپورٹنگ کے لیے درجہ بندیوں میں تبدیلیوں (تازہ کاری، درجے میں کمی اور دست برداری) کی نگرانی کا ایک باقاعدہ طریقہ کار موجود ہے۔	بی ایس ڈی سرکریٹر نمبر 05	15 اکتوبر 2010ء

<p>سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں زرعی اور ایس ایم ای قرضوں کے لیے ریلیف اقدامات</p> <p>نیشنل مینجمنٹ ڈیسک اسٹراٹھارٹی (این ڈی ایم اے) کی جانب سے نشان زد سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے قرض گیروں کو ریلیف دینے کے لیے بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کی حوصلہ افزائی کی گئی تھی کہ وہ زرعی و ایس ایم ای مالکاری کے موجودہ محتاطیہ ضوابط کے تحت ایسے قرض گیروں کے زرعی و ایس ایم ای قرضوں کو ری شیڈول / تشکیل نو کریں، جن کی بازیابی کا امکان ہو۔ ایسے تمام ری شیڈول / تشکیل نو شدہ قرضوں کے لیے بینک / ترقیاتی مالی ادارے تمویل کو 31 دسمبر 2011ء تک موخر کر سکتے ہیں۔ تاہم، ایسے قرضوں کی درجہ بندی متعلقہ محتاطیہ ضوابط میں دیے گئے معیار کے مطابق ہونی چاہیے۔ یہ رعایت ان قرضوں پر دی جائے گی جو این ڈی ایم اے کی جانب سے نشانہ ہی کیے گئے متاثرہ علاقوں میں یکم جولائی 2010ء سے غیر ادائ شدہ قرضوں کے زمرے میں شامل ہوئے ہیں۔ اس تاریخ سے قبل درجہ بند کیے گئے قرضوں پر یہ رعایت حاصل نہیں ہوگی۔</p>	<p>بی ایس ڈی سرکل نمبر 06</p>	<p>02 نومبر 2010ء</p>
<p>محتاطیہ ضابطہ جی۔ 1، کارپوریٹ نظم و نسق رپورٹ آف ڈائریکٹرز و انتظامیہ۔ بیرونی آڈیٹرز کی گردش (rotation)۔</p> <p>یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایسے بینک جو اکثریتی حیثیت میں غیر ملکی بینکوں کے ذیلی ادارے ہیں، وہ پاکستان میں مذکورہ ضابطے کے تحت اسٹیٹ بینک سے پیشگی منظوری لے کر پانچ برسوں کے بعد بھی اپنے پیرنٹ غیر ملکی بینک کے بیرونی آڈیٹرز یا اپنی ملحقہ فرمز کے ساتھ کام جاری رکھ سکتے ہیں۔ تاہم، ایسی آڈٹ فرمز کے مقرر شراکت داروں کی ہر پانچ سال بعد تبدیلی ضروری ہے۔ اس تناظر میں ذیلی ادارے کی تعریف وہی رہے گی جسے کمپنیز آرڈیننس کی دفعہ 3 میں دیا گیا ہے۔</p>	<p>بی ایس ڈی سرکل نمبر 14</p>	<p>08 نومبر 2010ء</p>

26 نومبر 2010ء	بی ایس ڈی سرکل نمبر 07	<p>مختاطیہ ضابطہ نمبر 4: ایم ایف بیز کے لیے کم سے کم سرمائے کی شرائط</p> <p>اسٹیٹ بینک نے خرد مالکاری (microfinance) اداروں کے آرڈیننس 2001ء کی دفعہ 10 کے تحت حاصل اختیارات کے مطابق خرد مالکاری بینکوں (ایم ایف بیز) کے کم سے کم سرمائے پر نظر ثانی کا فیصلہ کیا تھا۔</p> <p>خرد مالکاری بینکوں (ایم ایف بیز) کو اتنا کم از کم ادا شدہ سرمایہ (منہا نقصانات) رکھنا ہوگا جو کم نہ ہو</p> <p>i- 30 کروڑ روپے سے، اگر انہیں کسی مخصوص ضلع میں کام کرنے کا لائسنس دیا جاتا ہے۔</p> <p>ii- 40 کروڑ روپے سے، اگر انہیں کسی مخصوص علاقے میں کام کرنے کا لائسنس دیا جاتا ہے۔</p> <p>iii- 50 کروڑ روپے سے، اگر انہیں کسی مخصوص صوبے میں کام کرنے کا لائسنس دیا جاتا ہے اور</p> <p>iv- ایک ارب روپے سے، اگر انہیں ملک بھر میں کام کرنے کا لائسنس دیا جاتا ہے۔</p> <p>وہ ایم ایف بیز جو کم سے کم سرمائے کی نظر ثانی شدہ شرائط پر عمل نہیں کر سکتے انہیں ذیل میں دیے گئے عبوری بندوبست کے مطابق اپنے ادا شدہ سرمائے میں اضافہ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔</p> <table border="1"> <tr> <th colspan="3">زمرہ</th><th>کم از کم ادا شدہ سرمایہ (علاوہ نقصانات) درکار ہے، ان تاریخوں تک</th></tr> <tr> <th>31 دسمبر 2011ء</th><th>31 دسمبر 2012ء</th><th>31 دسمبر 2013ء</th><th></th></tr> <tr> <td>قوی سطح پر کام کے لائسنس یافتہ خرد مالکاری ادارے (ایم ایف بیز)</td><td>60 کروڑ روپے</td><td>80 کروڑ روپے</td><td>ایک ارب روپے</td></tr> <tr> <td>ضلعی سطح پر کام کے لائسنس یافتہ خرد مالکاری ادارے (ایم ایف بیز)</td><td>20 کروڑ روپے</td><td>25 کروڑ روپے</td><td>30 کروڑ روپے</td></tr> </table>	زمرہ			کم از کم ادا شدہ سرمایہ (علاوہ نقصانات) درکار ہے، ان تاریخوں تک	31 دسمبر 2011ء	31 دسمبر 2012ء	31 دسمبر 2013ء		قوی سطح پر کام کے لائسنس یافتہ خرد مالکاری ادارے (ایم ایف بیز)	60 کروڑ روپے	80 کروڑ روپے	ایک ارب روپے	ضلعی سطح پر کام کے لائسنس یافتہ خرد مالکاری ادارے (ایم ایف بیز)	20 کروڑ روپے	25 کروڑ روپے	30 کروڑ روپے
زمرہ			کم از کم ادا شدہ سرمایہ (علاوہ نقصانات) درکار ہے، ان تاریخوں تک															
31 دسمبر 2011ء	31 دسمبر 2012ء	31 دسمبر 2013ء																
قوی سطح پر کام کے لائسنس یافتہ خرد مالکاری ادارے (ایم ایف بیز)	60 کروڑ روپے	80 کروڑ روپے	ایک ارب روپے															
ضلعی سطح پر کام کے لائسنس یافتہ خرد مالکاری ادارے (ایم ایف بیز)	20 کروڑ روپے	25 کروڑ روپے	30 کروڑ روپے															
06 دسمبر 2010ء	آئی بی ڈی سرکل نمبر 01	<p>بورڈ آف ڈائریکٹرز کو شریعت پر عملدرآمد کی رپورٹ</p> <p>شرعی مشیر کو بورڈ آف ڈائریکٹرز کے روبرو شریعت پر عملدرآمد کی رپورٹ پیش کرنے اور بورڈ کو مالی ادارے میں شریعت پر مجموعی عملدرآمد کے متعلق اپنی جانچ سے آگاہ کرنے کا موقع فراہم کرنے کے لیے اسلامی بینکاری اداروں (آئی بی آئیز) سے کہا گیا ہے کہ وہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ان اجلاسوں میں شریعت پر عملدرآمد کی رپورٹ پر بات چیت کے لیے اپنے متعلقہ شرعی مشیر کو مدعو کریں جن میں سالانہ آڈٹ گوشواروں اور شرعی مشیر کی رپورٹ پر بحث کی جاتی ہے اور اسے منظور کیا جاتا ہے۔</p>																
06 جنوری 2011ء	بی پی آر ڈی سرکل نمبر 01	<p>صارفی مالکاری کے مختاطیہ ضوابط</p> <p>دیگر معمولی تزامیم کے علاوہ کسی ایک شخص کی جانب سے حاصل کردہ صارفی سہولتوں پر ارتکاز کے خطرے کو کم کرنے کے لیے، کفالتی کے ساتھ ساتھ غیر کفالتی بنیادوں پر، پوری صنعت کے لیے کریڈٹ کارڈ اور ذاتی قرضے کے لیے 5,000,000 روپے کی حد متعارف کرائی گئی جبکہ غیر کفالتی سہولتوں کے لیے 2,000,000 روپے کی ذیلی حد مقرر کی گئی۔</p>																

15 جنوری 2011ء	بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 02	برانچوں کو لائسنس دینے کی پالیسی	بینکوں کو ملکی ترسیلات زر کے وصول کنندگان کو ادائیگیوں کے لیے مخصوص ملکی ترسیلات زر مراکز (ایچ آر سینر) کے مستقل بوتھ کھولنے کی اجازت دی گئی۔
23 فروری 2011ء	بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 03	محتاجیہ ضوابط	ملک کے لیے قیمتی زرمبادلہ کمانے والے برآمد کنندگان کو سازگار ماحول کی فراہمی کے لیے رعایت دینے کی اجازت دی گئی جس میں فی فریق اکتشاف کی حد میں خریدے گئے ربط شدہ (discounted) بل شامل ہیں۔
09 اپریل 2011ء	بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 08	برانچوں کو لائسنس دینے کی پالیسی میں تبدیلی	کمرشل بینکوں کی اسلامی بینکاری خدمات تک عوامی رسائی کو بڑھانے کی ترغیب دینے کے لیے ”دیہی/پسماندہ علاقوں (آراے یوز)“ کی تعریف کی وسعت میں اضافہ کیا گیا۔ نظر ثانی شدہ پالیسی کے تحت 10 سے کم اسلامی بینکاری برانچیں (آئی بی بیز) رکھنے والے اضلاع کو اسلامی بینکاری برانچوں کے حوالے سے آراے یوز کے زمرے میں شامل کیا گیا۔
27 اپریل 2011ء	بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 06	صارفی مالکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط کا ضابطہ آر-11	ضابطہ آر-11 میں تبدیلی کر کے ذیل میں دی گئی عبارت کو شامل کیا گیا ہے۔ ”گاڑیوں کے قرضوں کی اجازت دیتے ہوئے بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کو یہ بات یقینی بنانا ہوگی کہ کم از کم بینکنگ ادائیگی کا n ¹ گاڑی کی قدر کے 10 فیصد سے کم نہ ہو۔ بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کو کار بنانے والوں کی جانب سے طے کردہ بعد از فیکٹری ادا شدہ ٹیکس قیمت اور قرض لینے والے کی ضرورت کے مطابق کار گاڑی میں نصب کی جانے والی ضمنی اشیا (جیسے سی این جی کنٹینر، گاڑی کی ٹریلنگ کا آلہ یعنی گلوبل پوزیشننگ سسٹم جسے عام طور پر ٹریکر کہا جاتا ہے وغیرہ) کی لاگت کو مد نظر رکھنا چاہیے۔ تاہم، بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کو کار بنانے والوں کی طے کردہ کار گاڑیوں کی بعد از ٹیکس ادا شدہ قیمت سے زائد ڈیلروں اور ریاسر مایہ کاروں کی جانب سے چارج کیے جانے والے پریمیم کی رقم کی مالکاری نہیں کرنی چاہیے۔
13 مئی 2011ء	بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 12	قائم مقام سی ای او کی مستعدی اور موزونیت کا امتحان (ایف پی ٹی)	سی ای او کے عارضی چھٹی پر جانے کے دوران قائم سی ای او کی تقرری کے حوالے سے مسائل کو حل کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ سی ای او کا چارج ایک ایسے افسر کو سونپیں جو مستعدی اور موزونیت کے امتحان (ایف پی ٹی) پر پورا اترتا ہو۔
27 مئی 2011ء	بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 07	پی ایل ایس امانتی کھاتوں پر سروس چارجز	بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ باقاعدہ بچت کھاتوں پر سروس چارجز کم از کم بقایا رقم برقرار رکھنے کی بنیاد پر عائد کریں اور ان کھاتوں کے لیے کم از کم بقایا رقم رکھنے پر کوئی شرط عائد نہیں کی جائے گی۔

01 جون 2011ء	بی ایس ڈی سرکلر نمبر 08	شرح کفایت سرمایہ۔ ایم ایف بیز
		خرد مالکاری بینکوں کو سونے کو بطور اہل ضمانت کی حیثیت دینے کی اجازت دی گئی ہے اور شرح کفایت سرمایہ اخذ کرتے ہوئے اسے خطرے کا 0 فیصد وزن دیا جائے گا۔
20 جون 2011ء	بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 09	مالی اداروں کے لیے بلا دفتر بینکاری کے ضوابط
		بلا دفتر بینکاری کے موجودہ ضوابط میں بعض ترامیم کی گئیں جن کا مقصد بلا دفتر بینکاری کی سرگرمیوں تک عوامی رسائی میں اضافہ کرنا تھا۔
26 اگست 2010ء	اد ایس ای ڈی سرکلر نمبر 02	رپورٹنگ چارٹ آف اکاؤنٹس (آر سی اے) کے تحت سرمایہ ڈیٹا جمع کرانے کی میعاد، جسے کہ ڈیٹا ایکوزیشن گیٹ وے پورٹل کے ذریعے جمع کرایا جاتا ہے
		خرد مالکاری بینکوں کے محتاطیہ ضوابط کا ضابطہ نمبر 27 اور اسٹیٹ بینک ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 01 بتاریخ 20 اکتوبر 2009ء۔
		1۔ 30 جون 2011ء کو ختم ہونے والی سرمایہ سے سرمایہ ڈیٹا جمع کرانے کی میعاد میں تبدیلی کی گئی ہے۔ خرد مالکاری بینکوں (ایم ایف بیز) کو اب ڈیٹا ایکوزیشن گیٹ وے (ڈی اے جی) پورٹل کے ذریعے اپنا ڈیٹا ہر سرمایہ کے اختتام پر 30 روز کے بجائے 18 دنوں میں اپ لوڈ کرنا ہوگا۔
		2۔ تمام ایم ایف بیز کو چاہیے کہ وہ اپنے نظاموں کو بہتر بنائیں تاکہ جون 2011ء کے بعد سے 18 کام کے دنوں میں ڈیٹا جمع کرانے کو یقینی بنایا جاسکے۔ ایم ایف بیز کو مزید ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سرکلر لیٹر کے پندرہ دنوں کے اندر آئندہ تین سرمایہ کے لیے اپنا لائحہ عمل اور ڈیٹا جمع کرانے کے وقت میں کمی کی پیش گوئی کے متعلق آگاہ کریں۔
		3۔ پورٹل کے ذریعے ڈیٹا جمع کرانے میں تاخیر عدم تکمیل کی صورت میں خرد مالکاری اداروں کے آرڈیننس 2001ء کے تحت تعزیری کارروائی کی جاسکتی ہے۔
		5۔ دیگر تمام ہدایات میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

الف-2 ترقیاتی مالیات گروپ

اعلان کی تاریخ	سرکل نمبر	پالیسی فیصلہ
09 اگست 2010ء	اسے ڈی سرکل نمبر 01	<p>زریعی مقاصد کے لیے قرضوں کے قواعد، 1973- پاس بک میں زمین کی پی آئی یو قدر پر نظر ثانی۔</p> <p>موضوع پر بحوالہ اسے ڈی سرکل نمبر 90/2 اور 2007/4 بتاریخ 21 جنوری 1990ء اور 25 ستمبر 2007ء۔ اس ضمن میں مالی ڈویژن (اندرونی مالکاری ونگ)، حکومت پاکستان بذریعہ نوٹی فیکیشن ایس آر او نمبر ایف (1) 12، آئی ایف۔ آئی ر 879-2009 بتاریخ 12 جولائی 2010ء (نقل منسلک ہے) کے تحت پیداواری اشاریہ یونٹ (پی آئی یو) کی قدر کو 1200 روپے سے بڑھا کر 2000 روپے کر دیا گیا ہے۔</p> <p>تمام بینکوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ زریعی مقاصد کے قرضوں کے قواعد 1973ء میں ضروری ترامیم کریں، جس کی نشاندہی اوپر دیے گئے نوٹی فیکیشن میں کی گئی ہے اور وہ اس پر عملدرآمد کے لیے اپنی برانچوں کو ہدایات جاری کریں۔ تاہم، پی آئی یو یا بازاری قیمت کے علاوہ، قابل وصولی رقیقت فروخت لازم کی بنیاد پر زریعی زمین کو بطور سیکورٹی قبول کرنے کے متعلق اسٹیٹ بینک کی ہدایات پر ویسے ہی عمل کیا جائے گا۔</p>
11 اگست 2010ء	اسے ڈی سرکل نمبر 02	<p>زریعی قرض گاری کے طریقوں اور دستاویزیت میں بہتری لانا</p> <p>کاشت کار برادری کو زریعی قرضوں کی بروقت تقسیم کو یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے بینکوں کی مشاورت سے مختلف قسم کے زریعی قرضوں کے لیے درکار دستاویزات کی فہرست پر نظر ثانی کی ہے اور زریعی قرضوں کی پروسسنگ کے وقت کو بہتر بنانے کی کوشش کی ہے (ضمیمہ I، II اور III)۔</p> <p>زریعی قرض گاری کی موجودہ ساخت کو مزید بہتر بنانے اور زریعی قرضوں کے انتظام میں خامیاں دور کرنے کے لیے بینکوں سے کہا گیا ہے کہ وہ 31 دسمبر 2010ء تک ذیل میں دیے گئے اقدامات کریں:</p> <ul style="list-style-type: none"> ● محتاطیہ ضوابط سے ہم آہنگ زریعی مالکاری کی ایک جامع پالیسی تیار کریں جو بورڈ آف ڈائریکٹرز سے منظور شدہ ہو۔ ● زریعی مالکاری کا ایک الگ شعبہ ڈویژن رینٹ قائم کریں جس میں زریعی مالکاری کے قابل ماہرین اور افسران تعینات ہوں اور انہیں مخصوص ذمہ داریاں اور کیریئر میں ترقی کے مواقع دیے جائیں۔ ● ایک مجموعی سالانہ علاقائی زریعی جزدان کا منصوبہ تیار کریں اور زریعی مالکاری کی متعلقہ نامزد برانچوں کو قرضوں کی تقسیم، نمو اور قرض گیاروں کی تعداد میں اضافے کے اہداف دیے جائیں۔ متعلقہ علاقائی کاروباری سربراہان کو یہ اہداف حاصل کرنے کا ذمہ دار قرار دیا جائے۔ ● نامزد زریعی برانچوں اور زریعی قرضہ افسران کی تعداد میں علاقے کے مجموعی قرضہ جزدان اور زریعی سرگرمیوں کے تناسب سے مرحلہ وار خاطر خواہ اضافہ کیا جائے۔

<ul style="list-style-type: none"> • ہر زرعی برانچ یا اس کے قریب ترین زونل دفتر کو چھوٹے زرعی قرضوں کی منظوری کے لیے مناسب اختیارات دیے جائیں اور وہاں پر مطلوبہ اندرونی کنٹرول کا فعال نظام موجود ہونا چاہیے۔ • زرعی قرضوں کی مصنوعات اور بینکوں کی اسکیموں کے متعلق کاشت کار برادری کی آگاہی کو بڑھانے کے لیے مالی خواندگی کے پروگرام کا انعقاد کیا جائے۔ • فوری توثیق، قرضے کی پروسیدنگ، تقسیم، عمل میں پیش رفت اور بازاریابی سمیت خدمات کی بروقت فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے فیلڈ میں کام کرنے والے عملے کو ضروری زرائع نقل و حمل اور دیگر سہولتیں فراہم کی جائیں۔ <p>بینکوں سے کہا جاتا ہے کہ وہ اوپر دی گئی ہدایات پر سختی سے عملدرآمد کریں اور مناسب انداز میں ریکارڈ ترتیب دیں تاکہ ان کا معائنہ کیا جاسکے۔ اسٹیٹ بینک اور فیلڈ دفتر (ایس بی پی۔ بی ایس سی) باقاعدہ بنیادوں پر ان پر عملدرآمد کی نگرانی کریں گے۔</p>		
<p>مختاطیہ ضابطہ نمبر 12 میں ترمیم: اثاثوں کی درجہ بندی اور تمویں کی شرائط</p> <p>اثاثوں کی درجہ بندی اور تمویں کی شرائط کے متعلق مختاطیہ ضابطہ نمبر 12 میں ترمیم کا فیصلہ کیا گیا ہے</p> <p>1۔ نظر ثانی شدہ ہدایات کے مطابق نقد ضمانت کے علاوہ سونے (زیورات اور سونے کی اینٹیں) کو بھی غیر ادا شدہ قرضوں پر مخصوص تمویں کا فائدہ حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔</p> <p>2۔ تاہم، دیگر تمام ہدایات میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔</p>	ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 03	27 جولائی 2010ء
<p>سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے قرض گیروں کے لیے امدادی اقدامات</p> <p>نیشنل ڈسٹرینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کی جانب سے سیلاب سے متاثرہ جن علاقوں کی نشاندہی کی گئی ہے، وہاں کے قرض گیروں کی امداد کے لیے خرد مال کاری بینکوں (ایم ایف بیز) کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے کہ وہ ایم ایف بیز کے موجودہ مختاطیہ ضوابط کے تحت ایسے قرض گیروں کے قرضوں کو ری شیڈول تشکیل نو کریں جن کی بازاریابی کا امکان موجود ہے۔</p> <p>2۔ ایسے تمام ری شیڈولڈ تشکیل شدہ قرضوں کے لیے ایم ایف بیز قرضوں پر تمویں کو 31 دسمبر 2011ء تک موخر کر سکتے ہیں۔ تاہم ایسے قرضوں کی درجہ بندی متعلقہ مختاطیہ ضوابط میں دیے گئے معیار کے مطابق ہونی چاہیے۔ یہ رعایت ان قرضوں پر حاصل ہوگی جو این ڈی ایم اے کے نامزد کردہ متاثرہ علاقوں میں یکم جولائی 2010ء سے غیر ادا شدہ قرضوں میں شامل ہو چکے ہیں۔ اس تاریخ سے پہلے درجہ بندی کیے جانے والے قرضوں پر یہ رعایت حاصل نہیں ہوگی۔</p> <p>3۔ مذکورہ بالا رعایت کے غلط استعمال پر ایم ایف آئیز آرڈیننس 2001ء کے تحت تعزیری کارروائی ہو سکتی ہے۔</p>	ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 04	02 نومبر 2010ء

<p>خرود مالکاری بینکوں (ایم ایف بی) کے محتاطیہ ضابطہ نمبر 17 میں اضافہ</p> <p>خرود مالکاری بینکوں (ایم ایف بی) کے محتاطیہ ضابطہ نمبر 17 میں ذیل میں دی گئی ہدایات کا اضافہ کیا گیا ہے جو ”ریکارڈ رکھنے“ کے الگ زمرے کے متعلق ہے اور یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔</p> <p>1۔ ایم ایف بی محفوظ رکھنے کی درست مدت کے ساتھ منظم انداز میں بینکاری سودوں اور شناختی ڈیٹا کارڈ ریکارڈ رکھیں گی۔ اس ضمن میں ذیل میں دیے گئے اقدامات کرنا ہوں گے:</p> <p>(i) شناختی ریکارڈ: ایم ایف بیز کو کاروباری تعلقات کی منسوخی کے پانچ سال بعد تک صارفی ضروری مستعدی (سی ڈی ڈی)، کھاتے کی فائلوں اور کاروباری خط و کتابت کے ذریعے حاصل ہونے والے شناختی ڈیٹا کارڈ ریکارڈ رکھنا ہوگا۔</p> <p>(ii) لین دین کارڈ: ایم ایف بی لین دین مکمل ہونے کے کم از کم پانچ سال بعد تک اس کا تمام ضروری ملکی و عالمی ریکارڈ رکھیں گے۔ یہ ریکارڈ انفرادی لین دین کو جانچنے کے لیے کافی ہونا چاہیے تاکہ ضرورت پڑنے پر اسے تفتیش یا مجرمانہ سرگرمی میں مقدمہ چلانے کے لیے ثبوت کے طور پر استعمال کیا جاسکے۔</p> <p>لین دین کے ریکارڈ کے ضروری اجزاء یہ ہیں: صارف کا نام، پتہ، لین دین کی نوعیت اور تاریخ، قسم اور رقم، استعمال کی گئی کرنسی اور لین دین میں شریک کسی کھاتے کی شناخت۔</p> <p>2۔ شناخت اور لین دین کارڈ طلب کرنے پر اسٹیٹ بینک کو فراہم کیا جانا چاہیے۔</p> <p>3۔ تاہم، ایم ایف بیز اس سے بھی طویل مدت تک یہ ریکارڈ رکھیں گے، اگر ان کا کوئی قانونی تقاضا ہو یا جہاں لین دین اور یا روابط کسی تفتیش، مقدمے بازی یا کسی عدالت یا کسی دیگر مجاز اتھارٹی کو مطلوب ہوں۔</p> <p>4۔ اسٹیٹ بینک معائنے کے دوران مذکورہ بالا ہدایات پر عملدرآمد کا خصوصی طور پر جائزہ لے گا۔</p>	<p>ایم ایف ڈی سرکل نمبر 01</p>	<p>01 جنوری 2011ء</p>
<p>ایچ آر ڈی سرکل نمبر (HP&JEU) / 10 / F-69-2011 بتاریخ 22 فروری 2011ء کے تحت اسٹیٹ بینک کی ری اسٹرکچرنگ کے بعد شعبہ زرعی قرضہ اور شعبہ خرد مالکاری کو شعبہ زرعی قرضہ و خرد مالکاری (اے سی و ایم ایف ڈی) میں ضم کر دیا گیا ہے۔ حوالہ: No. HRD (HP&JEU) / 18 / F-69-2011 بتاریخ 12 اپریل 2011ء۔</p>		

16 ستمبر 2011ء	اے سی و ایم ایف ایم ڈی سرکل نمبر 01	<p>خرد مالکاری بینکوں کے لیے محتاطیہ ضوابط - تموین کی عام شرائط کے متعلق ہدایات کا جائزہ۔</p> <p>بحوالہ خرد مالکاری بینکوں کا محتاطیہ ضابطہ نمبر 12، جس میں وقتاً فوقتاً ترمیم ہوتی رہی ہے۔</p> <p>1۔ ایسے قرضوں پر تموین کی عام شرائط کو واپس لینے کا فیصلہ کیا گیا ہے جن میں قرضوں کی کفالت مناسب مارجن کے ساتھ سونے یا دیگر نقد ضمانت سے کی گئی ہے۔ مزید برآں، دیگر تمام قرضوں میں خرد مالکاری بینک اب سے 1.5 فیصد کی موجودہ حد کے بجائے ایک فیصد عام تموین برقرار رکھیں گے۔</p> <p>3۔ اس موضوع پر دیگر تمام ہدایات میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔</p>
12 اکتوبر 2011ء	اے سی و ایم ایف ایم ڈی سرکل نمبر 02	<p>پانی کے موثر انتظام کی مالکاری کے رہنما خطوط</p> <p>ماحولیاتی تبدیلیوں، قابل استعمال نہری پانی کی دستیابی میں کمی، پانی کا زیاں اور زیر زمین پانی کے ذخائر میں مسلسل کمی ملک میں زراعت کی نمو کو درپیش اہم چیلنجز ہیں۔</p> <p>کاشت کاروں کی جانب سے پانی کے انتظام کی جدید تکنیکیں اختیار کرنا ضروری ہے تاکہ زمین کی زرخیزی اور بہتر یافت کے لیے پانی کے بہتر استعمال کو یقینی بنایا جاسکے۔</p> <p>ایسے نظاموں اور تکنیکوں کی خریداری و مرمت کے لیے کاشت کاروں کو قرضے کی بروقت دستیابی یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے فریقوں کی مشاورت سے پانی کے موثر انتظام کی مالکاری کے لیے منسلک رہنما خطوط وضع کیے ہیں۔ ان رہنما خطوط کا مقصد بینکوں کو ایسی مخصوص مصنوعات کی تیاری میں مدد دینا ہے۔</p> <p>بینک رہنما خطوط کو ان کی موجودہ شکل یا اپنی ادارہ جاتی و آپریشنل ضروریات اور منڈی کی خصوصیات سے مطابقت کر کے ان پر عمل کر سکتے ہیں لیکن ان کا زرعی مالکاری کے متعلق اسٹیٹ بینک کے ضوابط سے ہم آہنگ ہونا ضروری ہے۔</p>

<p>18 اکتوبر 2011ء</p> <p>اسے سی و ایم ایف ڈی سرکل نمبر 03</p>	<p>اسلم کے تحت فارم/فصل میں پیداواری مقاصد کے لیے اسلامی زرعی مالکاری</p> <p>اسے سی ڈی سرکل نمبر 01 بتاریخ 3 فروری 2009ء کے تحت زراعت کے لیے اسلامی بینکاری پر جاری کردہ اسٹیٹ بینک کے رہنما خطوط پر عملدرآمد کا جائزہ لیتے ہوئے دیکھنے میں آیا ہے کہ اسلامی بینکاری اداروں (آئی بی آئی) کو فارم وغیرہ فارم شعبے کی سرگرمیوں کے لیے مخصوص مالی مصنوعات کی تیاری میں مشکلات کا سامنا ہے۔</p> <p>اس لیے آئی بی آئی کو مزید سہولت دینے اور کاشت کار برادری کی زرعی اسلامی مالکاری تک رسائی کو بہتر بنانے کے لیے فریقوں کی مشاورت سے ”اسلم“ پر مبنی منسلک ماڈل مصنوعات تیاری گئی ہیں۔ ان مصنوعات میں شریعت پر مبنی پہلوؤں کے ساتھ ساتھ فارم/فصل کی پیداواری سرگرمیوں کے کاروباری چکر اور مالکاری ضروریات کا احاطہ بھی کیا گیا ہے۔ ان مصنوعات کو اسلم کے لین دین کی عملی مثالوں اور پروسیس کے بہاؤ سے مزید تقویت بہم پہنچائی گئی ہے۔</p> <p>اسلامی بینکاری ادارے اس ماڈل پروڈکٹ کو اس کی موجودہ شکل یا اپنی ادارہ جاتی و آپریشنل ضروریات اور منڈی کی خصوصیات سے مطابقت کر کے ان پر عمل کر سکتے ہیں لیکن ان کا زرعی مالکاری کے متعلق اسٹیٹ بینک کے ضوابط سے ہم آہنگ ہونا اور شرعی مشیر سے منظوری ضروری ہے۔</p> <p>مزید یہ کہ آئی بی آئی کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کے متعلقہ عملے کو اس پروڈکٹ کی مطلوبہ معلومات اور مہارت حاصل ہو۔ انہیں چاہیے کہ وہ الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا، سیمیناروں، ورکشاپس وغیرہ کے ذریعے آگاہی کے پروگرام منعقد کریں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ ان کے صارفین کاشت کار اس پروڈکٹ کے بارے میں مکمل طور پر آگاہ ہیں اور دستاویزیت، قرضے کی حد، عمل بہاؤ/طرزریقہ کار وغیرہ جیسی شرائط سے واقف ہیں۔</p>
--	---

الف-3 مالی منڈی/انتظام ذخائر گروپ

اعلان کی تاریخ	سرکل نمبر	پالیسی فیصلہ
19 جنوری 2011ء	ایف ای-01	<p>امریکی ڈالر کے علاوہ زرمبادلہ کی دیگر کرنسیوں کی برآمد: 19 جنوری 2011ء سے موثر، 2002ء کے ایف ای سرکل نمبر 09 کے تحت قائم مبادلہ کمپنیوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ جناح انٹرنیشنل ایئرپورٹ کراچی اور علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئرپورٹ لاہور پر قائم اسٹیٹ بینک وکسٹنز کے مشترکہ تھیس سے دیے گئے طریقہ کار و اقرار نامے کے مطابق ڈالر کے علاوہ زرمبادلہ کی دیگر تمام کرنسیوں کو برآمد کر سکتے ہیں۔ تاہم مبادلہ کمپنیوں کو یہ بات یقینی بنانا ہوگی کہ ان کے پاکستان میں بینکوں میں رکھے گئے زرمبادلہ کھاتوں میں تین دن کے اندر برآمد کردہ کرنسی کے مساوی امریکی ڈالر میں رقم موصول ہو جائے گی۔ اس سے قبل مبادلہ کمپنیوں کو برطانیہ، پاؤنڈ اسٹرلنگ، یورو اور متحدہ عرب امارات کے درہم کو نقد برآمد کرنے کی اجازت نہیں تھی۔</p>

22 مارچ 2011ء	ایف ای - 02	<p>درآمدات پر فارورڈ تحفظ کی سہولت: 22 مارچ 2011ء سے نافذ العمل، درآمد کنندگان کی حقیقی کاروباری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے درآمدات پر فارورڈ تحفظ کی سہولت کو بحال کر دیا گیا ہے لیکن اس کے لیے ایف ای ایم 2002ء کے باب چہارم میں دی گئی تمام ہدایات اور ذیل میں دی گئی شرائط پر عملدرآمد کرنا ہوگا:</p> <p>1۔ فارورڈ تحفظ کی سہولت درآمد کنندگان کو صرف مراسلہ اعتبار (ایل سی) پر دی جائے گی۔</p> <p>2۔ فارورڈ تحفظ کی سہولت ایک ماہ سے کم مدت پر حاصل نہیں ہوگی۔ ایسے کیسز جن کی درآمدی ادائیگی شیڈول کے مطابق نہیں کی گئی ان میں اجراءے ثانی کی اجازت اس وقت دی جائے گی جب اجراءے ثانی کی مدت ایک ماہ سے کم نہ ہو۔</p> <p>3۔ ایف ای مینٹل 2002ء کے باب چہارم میں دی گئی ہدایات کے لحاظ سے بینکوں کو آغاز سے یہ بات یقینی بنانا ہوگی کہ یہ سہولت درآمد کے حقیقی سودے کے لیے حاصل کی جارہی ہے اور درآمد کنندگان انکشاف کی مقررہ حد سے زیادہ پیش بندی نہیں کریں گے۔ مزید برآں اگر اسٹیٹ بینک کے معائنے کے دوران یا کسی وقت یہ پایا جاتا ہے کہ اس سہولت سے حقیقی سودے کے بجائے غلط فائدہ اٹھایا گیا تو ایسی صورت میں اسٹیٹ بینک زرمبادلہ کے ضابطہ کاری ایکٹ 1947ء کے تحت متعلقہ بینک اور درآمد کنندہ کے خلاف کارروائی کرے گا۔</p> <p>4۔ موجودہ ضوابط کے تحت تمام فارورڈ معاہدے جن پر ایل سیز کو منسوخ کیا گیا، عرصیت مکمل ہونے پر انہیں بند کر کے درآمد کنندہ اور بینک کے درمیان تفریق کی چکائی کر دی جائے گی۔ تاہم، ایسے کیسز جن میں ایل سیز منسوخ ہو جائیں، انہیں عرصیت مکمل ہونے پر مکمل تفصیلات، وجوہات اور جواز کے ساتھ اسٹیٹ بینک میں جمع کرا دیا جائے گا جو اس پرائیویٹ ای آر اے ایکٹ 1974ء کے ضوابط کے تحت کیس کی مناسبت سے کوئی اقدام اٹھا سکتا ہے۔</p> <p>اس سے قبل ہر قسم کی درآمدات پر فارورڈ بنگ کو عارضی طور پر معطل کر دیا گیا تھا۔</p>
---------------	-------------	---

الف - 4 ادائیگی کا نظام

اعلان کی تاریخ	سرکل نمبر	پالیسی فیصلہ
08 جولائی 2010ء	پی ایس ڈی سرکل نمبر 02	<p>اے ٹی ایم آپریشنز کی معیار بندی کے لیے رہنما خطوط</p> <p>اس سرکل لیٹر کا مقصد سسپنس اے ٹی ایم نقد کے خود کار کریڈٹ کے وقت میں مزید بہتری لانا اور مختلف فریقوں کی ذمہ داریوں کو الگ الگ کرنا، جسے کہ 06 اپریل 2006ء کے پی ایس ڈی کے سرکل لیٹر نمبر 01 کے ضمیمہ الف میں دیا گیا ہے۔</p>
06 ستمبر 2010ء	پی ایس ڈی سرکل نمبر 03	<p>عید کی چھٹیوں کے دوران اے ٹی ایمز کا انتظام</p> <p>اس سرکل لیٹر کا مقصد اے ٹی ایمز کے ذریعے نقد قومات نکلوانے والے کارڈ ہولڈرز کو سہولت دینے کے لیے مزید زور دینا تھا، جیسا کہ بینکوں کو پی ایس ڈی سرکل نمبر 02 بتاریخ 20 اکتوبر 2006ء بعنوان ”اے ٹی ایم نقد کا انتظام اور ڈاؤن ٹائم“ میں ہدایت کی گئی تھی۔</p> <p>بینکوں کو یاد دہانی کرائی گئی تھی کہ وہ باقاعدہ وقفوں سے نقد مہیا کر کے اس کی دستیابی یقینی بنائیں اور ضروری بیک اپ انتظامات، مسائل کو حل کرنے کے لیے عمل کی تعیناتی اور کسی قسم کے تعطل یا نقد نہ نکلنے جیسی شکایات کا فوری ازالہ کریں۔</p>

22 اکتوبر 2010ء	پی ایس ڈی سرکل نمبر 04	<p>اے ٹی ایمر میں رکھے گئے رہنما قابل استعمال کارڈز کے رہنما خطوط۔ وطن کارڈز کے لیے خصوصی ہدایات</p> <p>اس سرکلر کے ذریعے تمام بینکوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ وطن کارڈ رکھنے والوں کی اعانتی کوششیں تیز کریں، ایسے امور میں جہاں اے ٹی ایمر مشینیں کارڈ کو واپس نہیں کرتیں یا کارڈ کو خراب کر دیتی ہیں۔</p> <p>بینکوں کو شکایت کنندگان کو مشین میں چھننے والے کارڈ واپس کرنے کے طریقہ کار کا بتایا گیا اور کہا گیا کہ وہ اپنی اے ٹی ایمر مشینوں پر وطن کارڈز میں جعل سازی کو روکنے کے لیے ضروری اقدامات کریں۔</p>
04 فروری 2011ء	پی ایس ڈی سرکل نمبر 01	<p>سودے کے چارجز</p> <p>اس سرکلر کے ذریعے پی ایس ڈی نے تمام بینکوں (پرمز) براہ راست ارکان و شرکا کو اس فیصلے سے آگاہ کیا کہ وہ پرمز کے نظام سے بین الینک فنڈز کی تمام منتقلیوں (بشمول صارفین لین دین) اور حکومتی تسکات کے لین دین پر فی سود 2 روپے کا معمولی سروس چارج عائد کریں۔</p>
11 فروری 2011ء	پی ایس ڈی سرکل نمبر 02	<p>پرمز (PRISM) کے ذریعے تیسرے فریق کو رقوم کی منتقلیوں کی چھتائی</p> <p>اس سرکلر کے ذریعے اسٹیٹ بینک نے پرمز نظام میں تیسرے فریق کو رقوم منتقل کرنے میں سہولت دینے کی اجازت دی ہے جس کا مقصد الیکٹرانک ادائیگی کے نظام کے دائرہ کار کو بڑھانا ہے۔</p> <p>اس لیے تمام براہ راست شرکا کو اجازت دی گئی کہ وہ ایک کروڑ روپے اور اس سے زائد کی رقم پرمز نظام کے ذریعے انفرادی تیسرے فریق کو منتقل (103 ایم ٹی کو استعمال کرتے ہوئے) کر سکتے ہیں۔ توقع تھی کہ اس سہولت سے نہ صرف بینکوں کی جانب سے رقوم کی مستعد اور بروقت منتقلی میں مدد ملے گی بلکہ اس سے بینکوں کے صارفین کو ایسی منتقلیوں پر لاگت میں کمی کا فائدہ بھی ملے گا۔</p>
13 مئی 2011ء	پی ایس ڈی سرکل نمبر 01	<p>پرمز (PRISM) کے ذریعے تیسرے فریق کو رقوم کی منتقلیوں کی چھتائی</p> <p>اس سرکلر کے ذریعے جاری کرنے کا مقصد پرمز نظام کے ذریعے تیسرے فریق کو رقوم کی منتقلی کی وسعت میں مزید اضافہ کرنا ہے۔</p> <p>پرمز نظام کے تمام براہ راست ارکان و شرکا سے کہا گیا تھا کہ تیسرے فریق کی جانب سے رقوم کی منتقلی کی زیریں قدر کی حد اب دس لاکھ روپے اور اس سے زائد ہوگی۔ وقت کی حدود پر بھی نظر ثانی کی گئی۔ اس بات سے آگاہ کیا گیا تھا کہ بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کی جانب سے عائد کیے جانے والے لین دین کے چارجز ایسی منتقلیوں پر اسٹیٹ بینک کے چارجز سے دس فیصد زائد نہیں ہوں گے۔</p>